ٹیلیفون نمبر ۹۱

إِنَّ الفضل ... عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

DAILY

AL... QADIAN.

جلد ۲۸	۲ ماہ ظہور ۱۹ ۱۳ ہش	۲۷ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ	۲ اگست ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۷۴

مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی یاد

موجودہ جنگ بہت بڑی دُنیوی شان و شوکت رکھنے والوں کو بھی مادیات سے ہٹا کر خدائے یگانہ کی طرف جھکنے پر جس طرح مجبور کر رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس کی اس تقریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے حال میں ہٹلر کے جواب میں کی۔ ہٹلر کا مقابلہ پورے عزم و استقلال کے ساتھ کرنے کا اعلان کرتے ہُوئے کہا:-

"جیسا کہ ہمارے بادشاہ نے کچھ روز ہُوئے کہا۔ ہمیں خُدا پر یقین ہے۔ کہ ہم کامیاب ہوں گے"

پھر دُعا کی تحریک کرتے ہوئے کہا:-

"ہم جن اصُول سے محبّت کرتے ہیں ان کے لئے خُدا پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ خُدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ہماری دُعا کا مطلب یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی جد و جہد کا نتیجہ اسی پر چھوڑ دیں۔ اس طرح ہمارا مقصد خُدا کا مقصد بن جائے گا۔ ہمیں اس کے لئے ہر روز چند منٹ کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ ہم اپنی نو آبادیوں سے مل کر یقیناً آگے بڑھیں گے۔ اس امید کے ساتھ کہ خُدا ہماری مدد کرے گا"

دراصل انسان کی اصلی فطرت کو مصیبت بیدار کر دیتی ہے۔ اور غفلت و لاپرواہی کی خواہ کتنی موٹی تہیں چڑھی ہوئی ہوں۔ ان کو ہٹا کر انسان کو ایسا ہلکا پھلکا بنا دیتی ہے۔ کہ وُہ پاکیزہ فضا میں سانس لینے لگتا۔ اور اپنے خالق و مالک کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے۔ جنگ کی خوفناک مصیبت دوسرے نتائج کے علاوہ یہ بھی ایک نتیجہ پیدا کر رہی ہے۔ کاش! غافل دُنیا اس بارے میں زیادہ سرگرمی سے کام لے۔ تاکہ اس کے سر سے تباہی و بربادی کی بلا ٹل جائے۔ اور لوگوں کو امن و چین کی زندگی نصیب ہو۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے۔ اور ان کے قصور معاف کرنے کے لئے ہر وقت تیار۔ بشرطیکہ بندے خود بھی اس کی طرف رجوع کریں۔ اور سچے دل سے اپنی خطاؤں کی معافی چاہیں۔ کاش یہ بات یورپ کے لوگوں کے ذہن نشین ہو جائے۔ اور وُہ اپنے خالق و مالک کو راضی کر لیں۔

ہندو عورت کے گزارہ کا بل اسمبلی میں

ہندو دھرم میں عورتوں کو جس اذیت کی حالت میں رکھا گیا ہے۔ اس کا جُوں جُوں احساس ہوتا جا رہا ہے۔ ہندو لیڈر اس کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں اور اس وقت تک بذریعہ قانون کئی باتوں میں کچھ نہ کچھ اصلاح کرا چکے ہیں حال ہی میں ڈاکٹر جی۔ وی دیشمکھ صاحب نے سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ ایک شادی شُدہ ہندو عورت ناقابلِ برداشت حالات میں خاوند سے علیحدہ رہ سکتی اور گزارہ لے سکتی ہے۔

چونکہ ہندو مذہبی طور پر اس بات کے پابند نہیں۔ کہ جس عورت کے ساتھ نباہ نہ ہو سکے۔ اسے علیحدہ کر دیا جائے اس لئے ان ہندو عورتوں کی زندگی نہایت ہی دُکھ اور مصیبت میں گزرتی ہے۔ جنہیں ان کے خاوند پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ وُہ نہ تو انہیں علیحدہ کرتے ہیں۔ اور نہ اُن کی ضروریات زندگی کا خیال رکھتے ہیں۔ ہندو عورتوں کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے مذکورہ بل پیش کیا گیا ہے۔ اگر یہ پاس ہو گیا۔ تو ایک حد تک مشکلات میں کمی واقع ہو جائے گی۔ لیکن خاوند سے علیحدہ رہ کر اور اس سے گزارہ لے کر زندگی بسر کرنا بھی خطرات سے خالی نہیں۔

ان حالات میں پسندیدہ صُورت وُہی ہے۔ جو اسلام نے رکھی ہے۔ کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ہاں مرد کو چاہیئے کہ اس علیحدگی کے وقت بھی عورت سے حُسنِ سلوک کرے اور جو کچھ اس کا ہو وہ اسے دے دے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ صورت دونوں کے لئے مفید اور بہتر ہے۔ اور اس طرح وُہ زیادہ امن و چین کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ ورنہ یُوں عورت کا خاوند سے الگ رہنا۔ اور اس سے گزارہ وصُول کرنا کئی قسم کی قباحتیں پیدا کر سکتا ہے جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تجربہ انہیں واضح کر دیگا۔ اور اس وقت پھر ضرورت پیش آئے گی۔ کہ اس قانون میں مزید اصلاح کرائی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ بذریعہ ٹیلیفون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ نیز حرم رابع بھی علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر وعافیت ہے۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو چک چھور ضلع شیخوپورہ میں سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مسماۃ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی چند روز بعارضہ درد شکم بیمار رہنے کے بعد آج شام کو بعمر ۴۲ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ کل پڑھا جائے گا۔ بلندی درجات کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کا چھوٹا بچہ بعارضہ ٹائیفائڈ دو ہفتے بیمار رہ کر وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۳۱۹ ہش

براہین احمدیہ حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنۂ حق۔ حجۃ الاسلام۔ تحفہ قیصریہ اور حقیقۃ الوحی کا امتحان نظارت تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام انشاء اللہ ماہ نبوت میں ہوگا۔ اس امتحان میں شرکت کی ضرورت واہمیت کئی دفعہ دوستوں پر واضح کی جاچکی ہے۔ مقام مسرت ہے کہ دوستوں کو اس طرف توجہ ہو رہی ہے۔ اور بعض جماعتوں نے خاص طور پر کوشش کرکے احباب کو امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کی ہے۔ اور ان کو تیار کرکے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ لیکن ابھی بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی ایسی ہیں جنہوں نے توجہ نہیں کی امید ہے وہ اب پہلی سستی کو دور کردیں گے۔ اور جو احباب امتحان دینا چاہتے ہوں۔ ان کی درخواستیں جن میں نام ولدیت۔ سکونت اور مکمل پتہ درج ہو نظارت کو بھجوادیں گے۔ کارکنان کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اور پہلے خود اپنا نام پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کی تحریک میں زیادہ اثر پیدا ہو۔ جو مزید نام آئے ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

۲۹۴۔ ڈاکٹر بدرالدین صاحب احمد افریقہ
۲۹۵۔ قاضی محمد بشیر صاحب کارکن نظارت تعلیم وتربیت قادیان
۲۹۶۔ مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل مبلغ قادیان
۲۹۷۔ صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب " "
۲۹۸۔ مولوی رحمت علی صاحب " "
۲۹۹۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ " "
۳۰۰۔ چودھری بشیر احمد خان صاحب بنگہ ضلع جالندھر
۳۰۱۔ عبد اللہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل قادیان
۳۰۲۔ کنیز احمد صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل قادیان
۳۰۳۔ حاجی محمد عبد اللہ صاحب نثار بھیرہ
۳۰۴۔ مستری عطاء الرحمن صاحب "
۳۰۵۔ بشیر احمد صاحب قلعی گر "
۳۰۶۔ قاضی فضل کریم صاحب امام مسجد نور "
۳۰۷۔ ملک غلام رسول صاحب "
۳۰۸۔ محمد افضل صاحب "
۳۰۹۔ فضل الٰہی صاحب "
۳۱۰۔ میاں عبد الرشید صاحب "
۳۱۱۔ عبد اللطیف صاحب "
۳۱۲۔ محمد اقبال صاحب پراچہ "
۳۱۳۔ بشارت احمد صاحب " "

۳۱۴۔ [illegible] ۳۱۵۔ چودھری [illegible] ظفر الدین صاحب ایم۔ اے [illegible] ڈھاکہ (بنگال) ۳۱۶ [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت اور بیرونی جماعتیں

جماعت احمدیہ دہلی

۲۵ جولائی چونکہ آخری نفلی روزہ تھا اس لئے یہ انتظام کیا گیا۔ کہ احباب جماعت دفتر انجمن میں جمع ہو کر دعا کریں اور وہاں ہی روزہ افطار کریں۔ اسی دن "الفضل" کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت کی اطلاع ملی۔ اس لئے سب نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازی عمر کے لئے دعا کی۔ نیز جناب بابو اعجاز احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کی تحریک پر قرار پایا۔ کہ انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے صدقہ کا انتظام کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے فوری طور پر روپے جمع کرکے ایک حصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں بذریعہ تار ارسال کردیا تا حضور اسے صدقہ میں خرچ فرمائیں۔ اور ایک حصہ مقامی طور پر صدقہ میں خرچ کیا جائے گا۔ نیز قرار پایا۔ کہ ایک دن مقرر کرکے روزہ رکھا جائے۔ اور اس دن سب احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

خاکسار عبد المجید سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ گجرات

اخبار الفضل کے ذریعہ گجرات کی جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت کا علم ہوا۔ اس کا جو اثر افراد جماعت کے دلوں پر ہوا اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ نہایت تضرع کے ساتھ حضور کی درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اور اتوار کو صبح شیخ عبد الغفور صاحب تاجر کتب کے مکان پر دس بکرے بطور صدقہ دیئے گئے۔ پانچ مقامی جماعت کی طرف سے دو لجنہ اماء اللہ اور تین پرائیویٹ اصحاب ملک عبد الرحمن صاحب قادم سید زمان شاہ صاحب مع سید محمد اسلم صاحب و شیخ عبد الغفور صاحب مع برادران کی طرف سے۔ صدقہ کے بعد پھر تمام احباب نے مل کر دعا کی۔ اس دوران میں سینکڑوں کی تعداد میں مساکین اکٹھے ہو چکے تھے جن میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

خاکسار محمود الحسن قریشی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

جماعت احمدیہ جہلم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت اخبار میں پڑھ کر احباب جماعت کے دل بے چین ہوگئے حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور بطور صدقہ چار بکرے ذبح کرکے گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔

خاکسار محمد سعید امیر جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ کریام

جماعت احمدیہ کریام نے دو بکرے ذبح کرکے غربا میں گوشت تقسیم کیا اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

خاکسار عبد الغنی خان سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) ڈاکٹر چودھری محمد سلطان علی خان صاحب کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے (۲) سید احمد علی سیالکوٹی کی لڑکی حمیدہ بعارضہ ہیضہ بیمار ہے (۳) اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دو ماہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت: خواجہ عبد العزیز صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی چکوال کے ہاں ۱۱ جولائی کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے عبد الباسط نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت: میرے والد صاحب ۲۳ وفا کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فضل احمد ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین اور ان کے امیر کی "الوصیت" کی صریح نافرمانی

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں پر ہمیشہ یہ دھبہ رہے گا۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلافت ثانیہ کا انکار کیا۔ اور علم بغاوت بلند کرتے ہوئے لاہور آ بیٹھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالٰے نے امت محمدیہ کی پراگندگی۔ اور تفرقہ کو دور کر کے وحدت کی بنیاد رکھی تا سب مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہوں۔

لیکن ان لوگوں نے نہایت بے دردی سے اس وحدت کو توڑا۔ اور خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے محروم ہو گئے لیکن کہتے یہ ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے منحرف ہو گئی ہے۔ اور درحقیقت حضرت اقدس کی تعلیم اور آپ کے منشاء کو سمجھنے والے اور نیز اس تعلیم پر پوری طرح کاربند وہی ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ فریقین میں سے کونسا فریق حق پر ہے۔ اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے جماعت کے لئے جو ہدایات اس لئے ارشاد فرمائیں۔ کہ آپ کے بعد ان پر عمل کیا جائے۔ انہیں دیکھا جائے۔ یعنی رسالہ الوصیت کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کیا جائے۔ کہ فریقین میں سے کونسا فریق حق پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" کیوں لکھی۔ اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات قریب ہے۔ . . . . اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستوں۔ اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ چند نصائح لکھوں"

اس کے بعد حضور نے وحی الٰہی درج کی ہے۔ جو یہ ہے:۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئاً واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ یعنی تیری اجل قریب آگئی ہے۔ اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ہم ایسے تمام اعتراض دور کر دیں گے۔ اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے۔ جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں۔ کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں۔ یا تجھے وفات دے دیں۔

ان الہامات میں اللہ تعالٰے نے بطور پیشگوئی فرمایا۔ کہ حضور کی وفات کے بعد ایسی باتیں جو حضور کے لئے موجب رسوائی ہوں یا جن کے ذکر سے حضور کی تحقیر ہوتی ہو۔ مٹا دی جائیں گی۔ بلکہ آپ کی تائید میں نشانات دکھائے جائیں گے جن سے آپ کی شان اور عزت بلند ہو گی۔ چنانچہ فرمایا۔ ونبقی لک الایات باھرات جاء وقتک و نبقی لک الایات بینات۔ یعنی ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔

یہ الہامات سب کے سب غیر مبایعین کے خلاف پڑتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ مثلاً اگر مولوی محمد علی صاحب کی وفات کے بعد ان کے اہل و عیال اور متعلقین یعنی خسر صاحب اور قریبی رشتہ دار اور دیگر غیر مبایعین کا کثیر حصہ عیسائی یا دہریہ ہو جائے اور مولوی صاحب کے عقائد یا تعلیم سے بکلی منحرف ہو جائے۔ ان کے مرکز پر ایسی دشمن قوم غاصبانہ قبضہ کرے۔ جو عقائد اور اعمال کے لحاظ سے ان سے بکلی مختلف ہو۔ تو کیا یہ بات مولوی صاحب کے لئے تائید الٰہی کا نشان ہو گا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ امر ان کے لئے موجب ذلت ہو گا۔ پھر مولوی صاحب کو تو ایک مامور من اللہ سے دور کی نسبت بھی نہیں ہو سکتی۔

پس ہر وہ شخص جس کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی۔ اور نیز اس پاک وحی پر جو حضور پر خدا تعالٰے کی طرف سے نازل ہوئی۔ سچا ایمان ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا۔ کہ حضور کے اہل و عیال اور حضور کے دیگر عزیز و اقارب اور جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ حضور کی وفات کے بعد ایک غلط اور نئے راستہ پر چل پڑے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ حضرت اقدس کی سینکڑوں پیشگوئیاں اور الہامات حضور کے اہل و عیال و دیگر عزیز و اقارب و جماعت احمدیہ اور مرکز سلسلہ کی ترقی کے متعلق موجود ہیں۔ غیر مبایعین کے اسی خیال کی تردید میں الوصیت صـ۷ پر وحی الٰہی کے الفاظ یہ ہیں۔ واما بنعمت ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اپنے رب کی نعمت کو جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر (کیا نعوذ باللہ حضور کے وصال کے بعد حضور کے اہل و عیال یعنی مبشر اور صالح اولاد اور جماعت کے کثیر حصہ کا گمراہ ہو جانا۔ اور حضور کی تعلیم کے خلاف چلنا بھی کوئی نعمت ہے۔ جس کو بطور تحدیث نعمت لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے) جو شخص تقویٰ اختیار کرے۔ اور صبر کرے۔ تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

پس یقیناً اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجر ضائع نہیں کیا۔ اور آپ کی مبشر اور صالح اولاد اور دیگر عزیز و اقارب اور جماعت کا کثیر حصہ حضور کی صحیح تعلیم پر کاربند ہے۔

اللہ تعالٰے کی شہادت

اللہ تعالٰے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ۔ ذالکم اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب۔ یعنی جھوٹے اور سچے فریق میں اللہ تعالٰے اپنے فعل یعنی تائیدی نشانات سے امتیاز قائم کر دیتا ہے۔ اور یہ خدا کی ہستی کا ایک بین ثبوت ہے۔ پس جب ایک فریق کلام الٰہی کے بیان کردہ معیار سے صادق ثابت ہو جائے اور اللہ تعالٰے کا فعل یعنی کھلے کھلے تائیدی نشانات اس کے ساتھ ہوں۔ تو پھر اس فریق کی صداقت میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "الوصیت" میں فرماتے ہیں:۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے۔ اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ . . . . اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے۔ اور کچھ میرے بعد"

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کس فریق کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ آیا گزشتہ پچیس سال میں غیر مبایعین کا گروہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کا موجب بنا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر سرسری طور پر بھی دیکھا جائے۔ تو یہ لوگ ہر طرح سے ناکام رہے ہیں۔ اور اگر ان کا مقولہ ایک لمحہ کے لئے بھی درست تسلیم کیا جائے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ یا جماعت کا کثیر حصہ بجائے ترقی کرنے کے نعوذ باللہ گمراہ ہو چکا۔ اور بجائے عروج حاصل کرنے کے معاً زوال کو پہونچ گیا ہے۔ لیکن یہ امر وحی الٰہی کے صریح خلاف ہے۔

پس خلاصۂ کلام یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت نہ صرف وحی الٰہی کے بیان کردہ معیار سے صادق ثابت ہے۔ بلکہ خلافت ثانیہ کی تائید میں اللہ تعالٰے کا فعل یعنی کھلے کھلے تائیدی نشانات موجود ہیں۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی تمام اکناف عالم میں حضور کے عہد مبارک میں ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کی پہلی نافرمانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت صفحہ ۵ پر خداتعالےٰ کی ایک قدیم سنت کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں اور نبیوں کو دنیا میں غلبہ دیتا۔ اور ان کی مدد کرتا ہے۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

”غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی .... اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خداتعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے“

(غیر مبایعین سوچیں کیا کبھی کسی نبی کے بعد انجمنیں یا کمیٹیاں بھی خدا کی اس زبردست قدرت ثانیہ کی مظہر ہوئی ہیں۔)

آگے بطور مثال حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے انہیں کھڑا کیا۔ اور دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اسی تشریح میں حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت موسےٰ علیہ السلام اور پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ گویا دوسری قدرت سے مراد انبیاء کی جماعت میں ان کی وفات کے بعد خلافت کا قیام ہے۔ یہاں کسی انجمن کی جانشینی کا قطعاً ذکر نہیں۔ علاوہ ازیں حضرت اقدس تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ میں نبوت کے بعد خلافت کا ہونا خداتعالےٰ کا ایک قانون بیان فرماتے ہیں... ... کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست۔ اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے“

گویا خلافت راشدہ کی علامات بیان کی ہیں۔ پھر اپنے متعلق حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت (یعنی خلافت) نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“

غیر مبایعین انجمن کو آپکا جانشین قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ انجمن وفات سے پہلے بھی موجود تھی۔ اور اسی انجمن کے لئے حضرت اقدس کا صریح حکم موجود ہے۔ کہ ”یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔“ مگر دوسری قدرت یعنی خلافت کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ میری وفات کے بعد ہی آسکتی ہے۔ چنانچہ اسی تحریر کے مطابق اکابر غیر مبایعین نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان کیا۔ اور حضور کی خلافت کو بموجب اعلان رسالہ الوصیت قرار دیا۔ پس خلافت ثانیہ کا انکار غیر مبایعین کے ناحق پر ہونے اور رسالہ الوصیت کی صریح نافرمانی ہے۔

دوسری نافرمانی

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ ”اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں“ اس کی تشریح میں حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ ”ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے۔ کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وُہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا“ ...... اب واضح ہو۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر قریباً بارہ سو مومنین نے اس بات پر اتفاق کیا۔ کہ سیدنا حضرت فضل عمر ہی خلافت کے اہل ہیں۔ کیا غیر مبایعین بتا سکتے ہیں۔ کہ اس انتخاب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب یا ان کے کسی رفیق کار کے متعلق چالیس مومنین نے اتفاق کیا تھا۔ کہ وہ حضرت خلیفہ اول کے جانشین ہیں ہرگز نہیں۔ پھر بارہ سو مومنین کے اتفاق رائے کے بالمقابل چالیس افراد کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور مولوی صاحب کو تو خود اقرار ہے۔ کہ وُہ صرف چند افراد تھے۔ جو بیعت خلافت سے الگ رہے۔

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ لاہور آکر مولوی صاحب اور دیگر غیر مبایعین نے تین اصحاب کو لوگوں سے بیعت لینے کے لئے نامزد کیا۔ اور بیعت لینے کا کام غالباً اس لئے حلقہ وار تقسیم کیا۔ کہ بیعت کرنے والوں کو اپنی کثرت کی وجہ سے زیادہ عرصہ انتظار میں نہ رہنا پڑے۔ مگر خدا کی قدرت ان تین میں سے جناب میر حامد شاہ صاحب اور جناب مولوی غلام حسن خان صاحب تو بیعت خلافت میں شامل ہو گئے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب سے بالکل الگ ہو گئے ۔

تیسری نافرمانی

پھر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اس وحدت کو نہایت بیدردی سے توڑا جس کی بنیاد اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ڈالی۔ حضرت اقدس الوصیت صفحہ ۸ پر فرماتے ہیں ”جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو“ اس میں آپ نے بے حد وحدت پر زور دیا ہے۔ کیونکہ روح القدس سے تائید یافتہ انسان سے الگ ہونا یا اس کے خلاف کھڑا ہو جانا بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ خلفاء راشدین خدا سے روح القدس پاکر کھڑے کئے جاتے ہیں۔ گویا حضور کا حکم ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت کوئی ایسا کامل انسان نہ بھی ہو تب بھی وحدت کو قائم رکھنا نہایت ضروری ہوگا۔ اسی لئے فرمایا ”سب میرے بعد مل کر کام کرو“ مل کر کام اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ چنانچہ جب ہم کہتے ہیں آؤ مل کر نماز پڑھیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ ایک امام کی اقتداء میں نماز پڑھیں۔ پس غیر مبایعین نے وحدت کو توڑ کر الوصیت کی صریح نافرمانی کی ہے۔

خاکسار کریم الدین ابن مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کھاریاں

بدھوں کے جلسہ میں ایک احمدی نوجوان کی تقریر

نالندہ (بنگال) میں پرانے زمانہ میں بدھوں کی ایک مشہور درسگاہ تھی۔ اسی کے نام پر اب بنگال کے ہندوؤں نے ایک انسٹی ٹیوشن نالندہ ودیا بھون کے نام سے جاری کی ہے جس میں بدھ مت علوم کی ہر شاخ جین ازم۔ زمانۂ وسطیٰ کی ہندوستانی فلاسفی اور ہندوستان کی قدیم وجدید زبانوں کے مطالعہ کا انتظام ہے نیز یہاں زرتشتی۔ بوقاتی۔ موسوی۔ عیسوی اور اسلامی مذہب وفلاسفہ کے مطالعہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ بدھ طلباء دور دور سے یہاں آتے ہیں۔ بنگال کے علاوہ برما اور سیام کے طلباء بھی موجود ہیں۔ اس وقت اچاریہ جگدیش چندرا چیٹر جی ہندو اور بدھ علوم کے مشہور سکالر اس کے انچارج ہیں۔ اس درسگاہ کے طلباء نے ۷ اجولائی ۱۹۴۰ء کو ۵½ بجے شام جلسہ کیا۔ تقریب حضرت بدھ کا بطور ایک مذہبی ریفارمر اپنی زندگی شروع کرنا اور دنیا سے کنارہ کش ہونا تھی۔ مسٹر پدم راج جو کہ ہندو مہاسبھا کے مشہور لیڈر ہیں صدر مقرر ہوئے۔ اچاریہ جگدیش چندرا چیٹر جی۔ ڈاکٹر کالیداس ناگ ایم اے ڈی لٹ اور بعض دوسرے اصحاب نے حضرت بدھ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ کلکتہ احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مولوی دولت احمد خانصاحب خادم بی۔ ایل بھی مدعو تھے۔ منتظمین کی درخواست پر آپ نے تقریر کی جس میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی قوم یا نسل نہیں جس میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول نہ گزرا ہو۔ اور حضرت بدھ حضرت کرشن۔ حضرت زرتشت اور حضرت کنفیوشس تمام اللہ تعالےٰ کے پیغام بر تھے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان پر ایمان لائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کیلئے ایک ہی شافیٔ مطلق سے التجاء

از حضرت سید محمد اسحٰق صاحب

میری علالت بدستور قائم ہے۔ ناک کے دائیں نتھنے سے جو پانی ہر وقت بہتا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ اس میں کچھ افاقہ نہیں میں کئی ماہ سے رخصت لے کر طبی احکام کے ماتحت سارا دن رات بستر پر لیٹا رہتا ہوں۔ کانوں پر جو اثر پڑا تھا وہ بھی اسی طرح ہے۔ ہاں بدن میں کافی طاقت ہے۔ اور میں خدا تعالےٰ سے صحت کی امید رکھتا ہُوا خوش و خورم رہتا ہوں۔ وہی بارگاہ سب امیدوں کا مرجع ہے۔ اور تمام تمناؤں کی قبولیت کی جگہ ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس کے سوا ہمارا اور ہے ہی کون؟ کیونکہ سب محتاج ہیں۔ وہی صمد یعنے محتاج الیہ ہے۔ اس لئے ایک سچے مسلمان کو ایک آرام تو ضرور ہے۔ کہ وہ در در کی خاک چھاننے اور گھر گھر بھیک مانگنے سے بچا ہُوا ہے۔ ورنہ معاذ اللہ کہاں کہاں جانا پڑتا۔ کبھی تبنوں کے آگے سرنگوں ہونا پڑتا۔ کبھی گنگا۔ جمنا اور دوسرے دریاؤں کے کنارے دھونی رمانی پڑتی۔ کبھی سورج چاند اور دیگر سیاروں کی تپسیا کرنی پڑتی۔ اور ہر نورانی شعلہ کو دیکھ کر ھٰذا ربی کہنا پڑتا۔ کبھی گائے ماتا کے پاؤں دبانے اور اس کا پیشاب پینا پڑتا۔ کبھی بیت المقدس یا سری نگر کی طرف مونہہ کرکے مریم کے بیٹے کی دہائی دینی پڑتی۔ کبھی کوشلیا کے فرزند کرشن جی کی منتیں کرنی پڑتیں۔ کبھی آسمان کی طرف مونہہ کرکے روح الامین کو پکارنا پڑتا۔ مگر الحمد للہ کہ توحید نے ہمیں دربدر کی ٹھوکروں سے بچا کر ایک دروازہ پہ لا کھڑا کیا۔ کیا سچ کہا ہے میرے ایک چچا زاد بھائی نے

یا صاحبي السجن أارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار

یعنی اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا یہ بہتر ہے۔ کہ ہر غرض کے لئے جدا جدا درگاہیں ہوں۔ اور ہر مطلب کے لئے الگ الگ دربار ہوں۔ اور ہر خواہش اور ہر آرزو کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ سرکاریں ہوں۔ یا یہ بہتر ہے کہ ایک ہی قادر مطلق تمام خوبیوں کا جامع بادشاہ ہمیں مل جائے۔

سبحان اللہ! توحید نے کتنے بوجھ ہم سے دور کئے کتنے بندھنوں سے ہمیں آزاد کیا۔ سچ ہے۔

یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم

یعنی توحید کے سب سے بڑے معلم نے دنیا کو تمام طوق و بند اور ہر قسم کی بیڑیوں سے یکسر آزاد کر دیا۔ ورنہ اب بھی شرک کی دنیا میں جا کر دیکھو۔ کہ ہر بات کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ دیویاں اور ہر غرض کے لئے الگ الگ دیوتا اور ہر کام کے لئے جدا جدا استھان۔ اور ہر آرزو کے لئے نئے نئے ٹھکانے لوگوں نے بنا رکھے ہیں۔ اگر ساری عمر ان ٹھکانوں پر سر گھسایا جائے۔ تو عمر نوح ختم ہو جائے۔ مگر یہ ٹھکانے ختم نہ ہوں۔ حالانکہ یہ سب استھان ہیں۔ ایسے بودے کہ ایک زلزلہ آتا ہے اور سب کچھ بھول کر اللہ اللہ اور رام رام کے سوا کچھ مونہہ سے نہیں نکلتا۔ کیونکہ سچی سرکار شُہتی ہے

وَضَلَّ عَنْھُمْ مَا کَانُوْا یُشْرِکُوْنَ

یعنی انتہائی مصیبت کے وقت سب درمیانی درگاہیں بھول جاتی ہیں۔ پس ہم پر خدا کا کیا فضل ہے۔ کہ ہم خیالی معبودوں۔ اور باطل درباروں کو چھوڑ کر ایک سچی سرکار کے دروازہ پر آ بیٹھے ہیں۔ اور انشاء اللہ مر کر ہی یہاں سے ہمارا جنازہ اٹھے گا ؎

اندریں دیں آمدیم از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

مگر افسوس ہے کہ ہندوؤں اور دوسری مشرک اقوام کی دیکھا دیکھی اکثر مسلمان بھی توحید کے مقام سے گر چکے ہیں۔ کوئی کہتا ہے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر خدا کے واسطہ مجھے کچھ دے۔ اور کوئی شخص مشکل کے وقت یا شیخ ہمدان کہہ کر ہمدان کے رہنے والے ایک بزرگ کو بلاتا ہے۔ حالانکہ

وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَائَکُمْ

یعنی قبول کرنا تو کجا شیخ جیلانی اور بزرگ ہمدانی کو ان چلا چلا کر پکارنے والوں کی آواز تک سنائی نہیں دیتی۔ کیونکہ وہ تو سینکڑوں سال ہوئے فوت ہو کر اپنی اپنی قبروں میں ایسے سوئے پڑے ہیں کہ اب صور اسرافیل کے سوا اور کوئی انہیں جگا نہیں سکتا۔ پھر کوئی اسقدر بے باک اور نالائق ہے کہ توحید کے سب سے بڑے معلم ہی کو پکار کر توحید کو خاک میں ملانا چاہتا ہے اور اپنے مکان پر یا اللہ کے ساتھ یا محمدؐ لکھوا کر تمام برکتوں کو غارت کر دیتا ہے اور نہیں جانتا کہ محمدؐ پرست بت پرست سے زیادہ نالائق ہے۔ کیونکہ بت کو پوجو تو وہ بے جان اپنے پجاری سے کچھ نہیں کہتا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے پوجنے والے پر لعنت ڈالتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ:۔

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ المسیح ابن مریم انما انا عبدہ و رسولہ

یعنی لوگو مجھے میرے مرتبہ سے ہرگز نہ بڑھانا جیسا کہ عیسائیوں نے اپنے نبی کو بڑھا کر بندہ سے خدا بنا دیا۔ کیونکہ میں محض ایک بندہ بلکہ خدا کی راہ میں سرنگندہ بندہ ہوں۔ ہاں میری عزت کیلئے یہی کافی ہے۔ کہ میں اسکا بھیجا ہوُا بندہ ہوں پھر فرمایا لا تجعلوا قبری وثنا دیکھو مسلمانو! میری قبر کو بت نہ بنا لینا۔ اور فرمایا انما انا بشر مثلکم۔ میں تمہاری طرح کا ایک عاجز بشر ہوں۔ نہ میں عالم الغیب ہوں۔ نہ میں قادر مطلق ہوں۔ اور نہ میں تمہارا نافع اور ضار ہوں۔ بلکہ میں تو اپنے نفس کے ضرر یا نفع کا بھی مالک نہیں۔ اپنے جگر کے ٹکڑے فاطمہ رضؓ کو صفا پہاڑی پر چڑھ کر ساری پبلک کے سامنے بلایا۔ وہ معصومہ بتول جب باپ کی آواز پر پہنچی تو فرمایا:۔ یا فاطمۃ بنت محمد سلینی من مالی ماشئت لا اغنی عنک من اللہ شیئاً۔ یعنی اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑہ ہے میرا سارا مال لے لے کوئی انکار نہیں۔ کیونکہ باپ کا مال اولاد ہی کا ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھ اگر قیامت کے روز اپنی نجات کے لئے ابا ابا کہہ کر مجھے پکارے گی۔ تو کان کھول کر سن لے۔ وہاں میں کچھ نہ کر سکوں گا۔ حضور ایک شادی میں شریک ہوئے اور دلہن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دلہن کے میکے کی لونڈیاں گیت گانے لگیں۔ حضور سنتے رہے۔ گاتے گاتے ایک لونڈی نے فی البدیہہ یہ مصرع گایا۔

وفینا نبی یعلم ما فی غد

یعنی اسوقت شادی کی مجلس میں ایک نبی بھی بیٹھا ہُوا ہے۔ جو کل کی باتیں بھی جانتا ہے۔ حضورؐ فوراً متوجہ ہوئے اور فرمایا

دعی ھٰذہ وقولی ما تقولین

یعنی اور گیت بے شک گا۔ مگر یہ مصرع اب نہ پڑھنا۔ اللہ اکبر! یہ تھا توحید کا علمبردار جس نے دنیا میں توحید کا پودا لگایا۔ سچ کہا ہے میرے حقیقی بھائی نے ؎

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوُا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

مگر افسوس اس کی امت کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو بشر کہنا حرام ہے۔ اور یہ کہ آپ عالم الغیب تھے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کی سب کنجیاں آپ کے حوالے کر دی ہیں۔ آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور ایک دو نہیں بلکہ علی پور سے بریلی تک۔ لاکھوں مسلمان اس شرک جلی میں ملوث ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پس ہمارا تو ایک یہی ٹھکانا ہے ہ اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے مطابق ہم دونو ہاتھوں بلکہ بتیسی دانتوں سے اسی کو پکڑے ہوئے ہیں۔ کہ خدانخواستہ اگر وہ ہاتھ سے جاتی رہے۔ تو پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ پس میں اپنی صحت کے لئے ایک ہی شافی سمجھتا ہوں۔ اور اسی سے شب و روز التجائیں کرتا ہوں۔ اور سچے دل۔ اور سچی زبان سے اقرار کرتا ہوں کہ لا شفاء الا شفائک یعنی اے شافی مطلق تیرے سوا کوئی شافی نہیں خواہ وہ شفاء الملک کے لقب سے ملقب ہو یا مسیح الملک کے خطاب سے مخاطب ہو یہ سب مجازی ڈھکوسلے۔ اور دل خوش کرنے کی باتیں ہیں۔ حقیقتاً شافی صرف ایک ہے

وہ کون؟ وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ وہ چاہے تو فوراً شفا دے یا وقفہ سے دے یا اپنی کسی مصلحت سے نہ ہی دے۔ کیونکہ جس طرح شفا دینا اس کا کام ہے۔ اپنے ہاں بلا لینا بھی تو اس کا کام ہے۔ اور جس طرح وہ شافی اور محیی ہے۔ اسی طرح ممیت بھی وہی ہے۔ کیا تندرست وہ کرتا ہے۔ اور مارتا کوئی اور ہے؟ معاذ اللہ یہ خیال کیسی بے ادبی کا خیال ہوگا۔ خدا مجھے اس سے بچائے

بے ادب محروم ماند از فضل رب
از خدا خواہیم توفیق ادب

کیونکہ سچی بات وہی ہے۔ جو دنیا کی سب سے سچی کتاب میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذالکم من شئی سبحانہ وتعالٰی عما یشرکون۔ یعنی اللہ ہی ہے جو تم کو پیدا کرتا ہے پھر تم کو زندہ رکھنے کے لئے تم کو کھانے پینے کو دیتا ہے۔ پھر ایک وقت یقیناً آئے گا۔ کہ وہ تم پر موت وارد کرکے اس جہان سے اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر قیامت کے دن تم کو دوبارہ پیدا کرکے ہمیشہ کی زندگی بخشے گا لوگو یہ سب کام صرف اللہ کرتا ہے۔ کوئی پیر فقیر نبی ولی بت سورج چاند قبر آگ گائے مسیح عزیر کرشن کسی کا یہ کام نہیں ہاں جب تک سانس تب تک آس یعنی لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اس لئے میں امیدوں سے بھرے ہوئے دل سے اسی کے حضور عرض کرتا ہوں کہ اے شافی مطلق تو اس عاجز بندے کو شفاء کامل و عاجل و آجل عطا فرما اور تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس سچے بادشاہ سے درد دل سے عرض کریں کہ وہ مجھے اس لئے شفا بخشے کہ میں تندرست ہوتے ہی چوبیس گھنٹے اس کے بندوں کی علمی اور عملی خدمات بجا لا کر اس کی سچی سرکار کو خوش کرکے اپنے لئے ہمیشہ کی نجات اور دائمی جنت حاصل کرسکوں اور میرا انجام ایسا اچھا ہو۔ کہ اور فرشتے تو کیا جبرئیلؑ بھی مجھ پر رشک کرے آمین یا رب العالمین۔

کاغذ کی گرانی کے باعث اخبارات کی مشکلات

ناظرین "الفضل" سے ضروری گزارشات

کاروباری طبقوں میں سے جس طبقہ کو یورپ کی جنگ نے شدید اقتصادی مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہ اخباری ادارے ہیں۔ دوسرے کاروبار کے لئے ایک گنجائش موجود ہے۔ کہ اگر مال مہنگا ملے۔ تو وہ بھی مہنگا فروخت کر سکتے ہیں۔ لیکن اخبارات کی کیفیت یہ ہے۔ کہ کاغذ اور دیگر سامان طباعت وغیرہ کے سخت گراں ہو جانے کے باوجود وہ اپنی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ ہندوستان میں ناروے اور یورپ کے دیگر ممالک سے کاغذ بہت زیادہ مقدار میں آتا تھا۔ لیکن جرمنی نے جب ناروے سے لیکر فرانس تک کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ تو کاغذ کی درآمد بے حد کم ہو گئی۔ اور جب اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا اور بحیرہ روم میں صورت حالات نازک ہو گئی تو کینیڈا۔ امریکہ اور انگلستان سے بھی کاغذ کی آمد بہت حد تک رک گئی۔ ان وجوہ کے پیش نظر ہندوستان میں کاغذ کی قیمت نے بے حد اضافہ کی اندوہناک شکل اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ پہلے کی نسبت قیمت تگنی سے بھی زیادہ ہو گئی۔ اور ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حالت کہاں تک پہنچے گی۔

چونکہ غیر ملکی اخباری کاغذ کا ذخیرہ تاجروں کے پاس ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اکثر اخبارات ہندوستان کا بنا ہوا کاغذ استعمال کر رہے ہیں۔ جو جنگ سے پہلے بھی بہت گراں تھا۔ اور اب تو مانگ کی وجہ سے اور بھی گراں ہو گیا ہے۔ ان حالات میں اخباروں کا مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے۔ ادھر حکومت نے ابھی تک اس معاملہ میں کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا۔ حالانکہ اگر وہ ممالک غیر سے اخباری کاغذ مہیا کرنے کا انتظام نہیں کر سکتی تو کم از کم ہندوستانی کاغذ کے نرخوں پر تو پابندی عاید کر سکتی ہے۔

کاغذ کی قلت اور گرانی کا اخبارات پر جو اثر پڑ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بڑے بڑے مالدار انگریزی اخبارات اپنے صفحات کم کر دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور نے لکھا "خریدار اخبار کے ایک پرچہ کے لئے جو کچھ ادا کرتے ہیں۔ وہ اس کے ایک پرچہ کے خرچ کے لئے بھی کافی نہیں ان دنوں جب کہ اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ اور اشتہارات کی آمدنی گھٹ گئی ہے۔ ہندوستان کے اخبارات کے لئے دو ہی راہیں ہیں۔ قیمت بڑھائیں۔ یا حجم گھٹائیں۔ اب دونوں میں سے ایک ممکن العمل ہے۔ اور وہ یہ کہ حجم گھٹا دیا جائے کیونکہ خریدار ایک پرچہ کی مقررہ قیمت سے زیادہ ادا کرنے کو تیار نہیں"۔

یہ ایک نیم سرکاری اخبار کا حال ہے۔ جس کے مالی ذرائع بہت وسیع ہیں اور جسے سرکاری اشتہارات اب بھی بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔ سیاسی اردو اخبارات کی حالت اس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ حالانکہ اردو دان طبقہ میں ان کی کافی اشاعت ہے۔ اس کے علاوہ ان کی آمد کے خاص ذرائع بھی ہوتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ پنجاب کے اس قسم کے کئی ایک اخبارات کو حکومت کی طرف سے کئی کئی ہزار روپیہ پراپیگنڈا کے نام سے ملا تھا۔ پھر ان میں ہر قسم کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اپنی مشکلات کا اظہار کرتے رہتے ہیں چنانچہ اخبار زمیندار لکھتا ہے۔

"کاغذ کی گرانی کا اثر تمام اشاعتی اداروں پر پڑ رہا ہے۔ لیکن روزناموں کے مالکوں کی مشکلات خصوصیت کے ساتھ مصیبتناک ہیں۔ کیونکہ انہیں کاغذ ہر روز نہایت کثیر مقدار میں درکار ہوتا ہے۔ کاغذ کی گرانی نے بقول شخصے ان کی کمر توڑ دی ہے۔ اخبارات کی اشاعتوں میں کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا۔ اور آمدنی نہیں بڑھی۔ مگر کاغذ کی حیرت انگیز گرانی کے باعث مصارف میں تباہ کن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور کاغذ کی قیمتیں اس تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ کہ ان کا مستقبل نہایت تاریک ہو گیا ہے۔ کاغذ کی گرانی کا مقابلہ اخبارات نہایت جرأت و استقلال سے کر رہے ہیں۔ لیکن اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ صورت حالات بیحد نازک ہو گئی ہے۔ لہذا حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ کاغذوں کے نرخوں کو مناسب حدود کے اندر رکھنے کے لئے فی الفور موثر ترین تدابیر اختیار کرے"۔

"اگر حکومت نے جلد اس اہم شکایت کی طرف توجہ نہ کی۔ تو اشاعتی اداروں اور علی الخصوص اخباروں کی تباہی و بربادی بالکل یقینی ہے"۔

روزانہ اخبار "انقلاب" لکھتا ہے۔

"کاروباری طبقوں میں جس طبقے کو یورپ کی جنگ نے شدید اقتصادی مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ وہ اخباروں کے مالکوں کا طبقہ ہے۔ .... اس معاملہ میں اردو اخبارات کی حالت خاص طور پر خراب ہے"۔

اخبار پرتاپ لکھتا ہے۔

"ہم نہ سرکاری اشتہار لیتے ہیں۔ اور نہ جنگ کی خبروں کی اشاعت کے لئے چھ ہزار روپیہ۔ ہمارے سرپرست تو ہمارے خریدار ہیں۔ اور ان سے ہم کہیں گے۔ کہ وہ ہماری مشکلات کا لحاظ رکھیں"۔

یہ ان سیاسی اخبارات کی حالت ہے جن کا حلقہ اشاعت بہت وسیع ہے۔ ان کے مقابلہ میں مذہبی اخبارات کی مشکلات بہت بڑھی ہوئی ہے۔ کیونکہ اول تو ان کا حلقہ اشاعت بہت محدود ہوتا ہے۔ اور اس حلقہ کے باہر ان کی رسائی قریباً قریباً ناممکن ہوتی ہے۔ دوسرے سرکاری اشتہارات سے انہیں قریباً محروم رکھا جاتا ہے۔ تیسرے عام اشتہارات مذہبی اور اخلاقی معیار پر پورے نہ اترنے کی وجہ سے وہ نہیں لے سکتے۔ ان حالات میں چونکہ ان کی آمدنی کے ذرائع بہت ہی محدود ہیں۔ اس لئے ان کے لئے مشکلات بھی سب سے زیادہ ہیں۔ مذہبی اخبارات کی حالت کا اندازہ اس سے لگایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جا سکتا ہے۔ کہ اخبار "پرکاش" آریوں کا ایک بہت پرانا مذہبی اخبار ہے جو انہی ہاتھوں میں رہا۔ جن میں روزانہ اخبار "پرتاپ" چل رہا ہے اور بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے مگر "پرکاش" باوجود کوشش کے روزانہ نہ ہو سکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ ہفتہ وار بھی اپنا خرچ آپ برداشت کرنے کے قابل نہ بن سکا۔ حالانکہ آریہ ایک نہایت مالدار قوم ہے۔ آخر جب اس کے بند ہونے تک نوبت پہنچ گئی۔ تو ایک دوسرے شخص کو یہ کہکر دے دیا۔ کہ اگر تم اپنی محنت اور اپنے خرچ پر اسے جاری رکھ سکتے ہو تو تجربہ کر لو۔ عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" نے حال میں لکھا ہے۔ "برادری کے جب ایک بھائی پر مصیبت آتی ہے۔ تو بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ اس کی مدد کریں اسی لئے مثل مشہور ہے۔ کہ حقیقی دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔ المائدہ پر بھی آج کل گرانی کاغذ کی مصیبت مسلط ہے۔ اور یہ وہ مصیبت ہے۔ جس سے ملک کے ہر اخبار کا منیجر چیخ اٹھا ہے"۔ یہ ان لوگوں کے مذہبی اخبارات کی حالت ہے جو بہت مالدار ہیں۔ "الفضل" کی مشکلات ایسے اخبارات سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مذہبی روزانہ اخبار ہے۔ اور ایک ایسے مقام سے نکلتا ہے۔ جہاں وہ ذرائع میسر نہیں۔ جو روزانہ اخبار کے لئے بمنزلہ روح ہیں۔ یعنی ڈاک اور تار کا مکمل انتظام۔ ان حالات میں "الفضل" کی مشکلات کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے ان مشکلات میں دست تعاون بڑھانا ہر لکھے پڑھے احمدی کا فرض ہے۔ اگر احباب کرام ذیل کی گزارشات پر عمل کریں تو بہت کچھ بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔

اول یہ کہ جو اصحاب اخبار کے خریدار ہیں وہ یہ کوشش کریں۔ کہ کم از کم ایک خریدار پیدا کریں۔ کہ کم از کم ایک خریدار پیدا کریں سال کے لئے ضرور بنائیں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ کیونکہ جن اصحاب کے نام "الفضل" جاری ہے۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جن کا اخبار اور کئی اصحاب پڑھتے ہیں۔ ان مفت کے پڑھنے والوں سے کہا جائے۔ کہ وہ اپنے نام اخبار جاری کرا لیں۔ اگر وہ سارے کے سارے نہیں۔ تو ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور ایسا نکل آئیگا۔ جو موجودہ مشکلات میں اخبار کی امداد کرنا ضروری خیال کریگا دوسرے جو اصحاب استطاعت رکھنے کے باوجود اخبار کے خریدار نہیں۔ انہیں خریدار بنایا جائے تیسرے یہ کہ کئی ایسی جماعتیں ہیں۔ جہاں اخبار بالکل نہیں جاتا۔ اور وہاں کے احمدی مرکزی حالات سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ ایسے مقامات کے اصحاب مل کر یعنی مشترکہ چندہ سے اخبار جاری کرا لیں تو اس طرح انہیں خود بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور اخبار کو بھی مدد مل سکتی ہے۔ اس بات کو اگر ہمارے مبلغین اور انسپکٹر بیت المال پیش نظر رکھیں۔ اور جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔ وہاں کے احباب کو جاری کرانے کی تحریک کریں۔ تو بہت مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور خود ان کے کام میں بہت کچھ سہولت اور کامیابی ہو سکتی ہے چوتھے جو اصحاب نئے جماعت احمدیہ میں داخل ہوں۔ انہیں خاص طور پر تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے نام "الفضل" جاری کرائیں۔ تاکہ انہیں سلسلہ سے تعلقات مضبوط کرنے میں سہولت حاصل ہو پانچویں۔ صاحب استطاعت اصحاب خوشی اور مسرت کی تقاریب پر کچھ نہ کچھ رقم "الفضل" کے غریب فنڈ میں مرحمت فرمایا کریں۔ تاکہ غیر مستطیع اصحاب کے نام ان کی طرف سے اخبار جاری کر دیا جائے۔ اس قسم کی درخواستیں آئے دن آتی رہتی ہیں۔ لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے ان کو منظور نہیں کیا جا سکتا چونکہ یہ تبلیغ کا ایک نہایت مفید طریق ہے۔ اس لئے احباب کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

چھٹے۔ ہندوستان کے دو سو کے قریب ہندو و مسلم لیڈروں کے نام گذشتہ سال احباب نے ایک ایک سال کے لئے خطبہ جمعہ جاری کرایا تھا۔ اس طرح ہندوستان کے معزز اور اعلےٰ طبقہ میں تبلیغ کا بہت اچھا موقع پیدا ہو گیا۔ اور تمام لیڈروں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اب پھر ضرورت ہے۔ کہ اس سلسلہ کو نہ صرف جاری رکھا جائے۔ بلکہ وسیع کیا جائے احباب اس تحریک میں ایک پرچہ کے لئے صرف ڈیڑھ روپیہ بھیجکر شریک ہو سکتے ہیں

یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ اگر ان کو زیر عمل

اراضیات سندھ کیلئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت

ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت ہے۔ منشی کم سے کم پرائمری پاس ہو۔ مڈل یا انٹرنس پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ سولہ روپیہ ایک من ماہوار غلہ ترقی سالانہ ایک روپیہ عہ تک حسب شرائط اسٹیٹ منیجروں اور اسسٹنٹ منیجروں کے لئے انٹرنس پاس ہونا کم سے کم شرط ہے الیف۔ اے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ عے مستقل ہونے پر گریڈ دیا جائے گا۔ جو عہ تک جائے گا۔ جو بعض صورتوں میں یعنی جب زیادہ اہم کام دیا جائے عہ /۲ للعہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداوار کی ترقی پر منیجروں اور منشیوں کو خاص انعام بھی دیا جاتا ہے۔ درخواستیں مع سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان ہوں

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشت کاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشت کاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جا کر فائدہ اٹھائیں جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عظ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ برطانی سوشلسٹ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ مسٹر چیمبرلین کو وزارت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ مستعفی ہو جائیں۔ تو روس برطانیہ سے سمجھوتہ کرے گا۔

لنڈن ۳۱ جولائی۔ جاپان میں جن انگریزوں کو پکڑا گیا تھا۔ ان میں سے دو چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مگر بعض اور پکڑ بھی لئے گئے ہیں۔

قاہرہ ۳۱ جولائی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ طبروق کے ہوائی اڈے پر انگریزی ہوائی جہازوں نے دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔ بمباری بھی اڑے۔ اور دیکھا۔ کہ پہلے اس جگہ پر انہوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس میں اٹلی کے گیارہ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ میکانا میں کئی ہنگروں پر بم لگے۔ میکا کا میں گولہ بارود کے ذخیرہ پر بم باری کی گئی۔

سری نگر ۳۱ جولائی ریاست کشمیر کے فوجی بجٹ میں دس لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

شملہ ۳۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں امسال آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان نہیں ہوگا۔ مگر ایک بورڈ ہندوستانی امیدواروں میں سے چھ کو منتخب کرے گا۔ دہلی میں حسب سابق امتحان مقابلہ ہوگا۔ اور پاس ہونے والوں کے لئے ٹریننگ کا انتظام بھی یہیں کیا جائے گا۔

پشاور ۳۱ جولائی۔ خان عبدالغفار خانصاحب نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے استعفا دیدیا ہے۔

لکھنو ۳۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند شہری پہرے داروں کی بھرتی کے لئے عنقریب ایک آرڈیننس جاری کرنے والی ہے۔ سیوک گارڈوں کی تعداد پہلے سے دوگنا کر دی جائیگی تا دس ہزار سے زائد آبادی کے شہروں میں کم سے کم پچاس گارڈز مہیا ہو سکیں۔

لنڈن ۳۰ جولائی آج دارالعوام میں اقتصادی ناکہ بندی کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے یورپ کے تمام ملکوں کی بندرگاہوں بحراوقیانوس کے چند جزائر۔ اور شمالی افریقہ کی چند غیر جانبدار بندرگاہوں کو جانے والے تمام تجارتی جہازوں کی تلاشی لئے جانے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ ہر جہاز کو ہر قسم کے مال کے لئے باقاعدہ اجازت نامے حاصل کرنے ہوں گے۔ آپ نے کہا یورپ اور امریکہ میں بہت تھوڑے جہاز جائز تجارت کر رہے ہیں۔ اب اجازت نامہ حاصل کرنے سے قبل یہ اطمینان دلانا ہوگا۔ کہ مال دشمن کو نہیں پہنچایا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ اس فیصلہ سے ان ملکوں کو کوئی نقصان نہیں جو دیانتداری سے تجارت کرتے ہیں

امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ غیر ملکوں کو پیٹرول اور خام لوہا بھیجے جانے پر جو پابندیاں عاید کی گئی تھیں جاپان کو اس سے مستثنٰی کر دیا گیا ہے اب جہاز لائسنس حاصل کئے بغیر مال جاپان لے جا سکتے ہیں۔

شنگھائی ۳۰ جولائی ۱۴ تاریخ کو یہاں بعض جاپانی اور امریکن ملاحوں میں فساد ہو گیا تھا۔ جس میں فریقین کو چوٹیں آئی تھیں۔ آج امریکن نمائندوں نے جاپانی حکومت کے پاس اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ جاپان نے معاوضہ کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر اظہار افسوس پر اسے چھوڑ دیا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ آج لارڈ ہیلی فیکس نے دارالامرا میں کہا۔ کہ جاپان گورنمنٹ پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے۔ کہ انگریزوں کے خلاف جاسوسی کا الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ برطانوی سفیر مقیم ٹوکیو نے جاپان گورنمنٹ کو اس سلسلہ میں سخت نوٹس دیدیا ہے اور میں نے بھی آج جاپانی سفیر سے مل کر اسے بتا دیا ہے۔ کہ ملک معظم کی حکومت ان گرفتاریوں کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

ٹوکیو ۳۰ جولائی۔ جاپان کے اخبارات نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کی زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ اور لکھ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ نے جاپان کے خلاف منظم پروپیگنڈا اور سازش کا جال بچھایا ہوا ہے۔

ماسکو ۳۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ جرمن سفیر نے روسی وزیر خارجہ سے ایک اہم ملاقات کی جس کے موضوع کو مخفی رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاہم کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن سفیر نے بلقانی ممالک کے متعلق جرمن پالیسی کی وضاحت کی اور بتایا۔ کہ ہم ان جھگڑوں کا پرامن تصفیہ چاہتے ہیں۔ روس کے وزیر خارجہ نے کہا کہ جرمنی کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اب بلقانی ملکوں میں روس کے مقبوضات بھی ہیں۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ موسیو دلادیہ موسیو رینو اور ایم بلم سابق وزرائے اعظم اور جنرل گیملین سابق کمانڈر انچیف کے خلاف کل سے وشی میں مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع ہو گی۔ پیٹان گورنمنٹ نے ایک کورٹ آف جسٹس مقرر کر دی ہے جنرل گیملین پر بھی فرانس کو تباہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے

شملہ ۳۰ جولائی۔ فوجی امداد کے فنڈ میں چندہ جمع کرنے کے لئے وزرائے پنجاب مختلف علاقوں کا دورہ کریں گے بعض علاقوں کا دورہ خود وزیر اعظم کریں گے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ بحری ناکہ بندی کی نئی سکیم کے ماتحت جو اعلان برطانوی حکومت نے کیا ہے۔ اس کے پیش نظر جاپان نے اپنے تمام جہازوں کو یورپ جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ ان کی گرفتاری کا خدشہ ہو جاپان کے جہاز اب ہندوستان سے آگے نہیں جائیں گے۔ اس اعلان سے اٹلی اور جرمنی کے لئے سپین کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے

لنڈن ۳۱ جولائی ہنگری کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ٹرنسلوینیا کے متعلق ایک سرحدی شہر میں دو ہفتہ کے اندر اندر بات چیت شروع ہو جائے گی۔ ہنگری اس صوبہ کے آدھے سے زیادہ حصہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ رومانیہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ اگر ہنگری اور بلغاریہ آبادیوں کے تبادلہ پر رضامند ہو جائیں۔ تو یہ سوال آسانی سے حل ہو جائے گا۔

جاپان کی نئی حکومت کا میلان فیسیزم کی طرف ہے۔

سوموار کو اطالوی طیاروں نے عدن پر حملہ کیا۔ چار آدمی مارے گئے۔ اور ۱۵ زخمی ہوئے۔ مالی نقصان بہت کم ہوا

آج جنوب مشرقی ساحل کے قریب جرمن طیاروں نے برطانیہ کے تجارتی جہازوں پر حملہ کیا۔ جس کا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔

پان امریکن کانفرنس میں فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کہ اگر امریکہ کے یورپین مقبوضات کی ملکیت میں کوئی تبدیلی ہو۔ تو امریکن حکومت کو کیا کرنا چاہیے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اس اخبار میں قبل ازیں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ لاہور سے کرڈ ہوزی تک کا ریل اور سڑک کا مشترکہ یکطرفہ درمیانہ درجہ کا کرایہ ۱۵/۷/ ہے مگر یہ درست نہیں۔ صحیح کرایہ ۱۵/۴/ ہے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah